ASL-76 — Anjuman-i-Himayatul Islam Lahore

— Urdu-ki-Pahli Kitab

— Islami Steam Press Lahore — اردو کی پہلی کتاب

— 1333 H

ASL-77 — 22 Pages

{ Namaz ki kitab
{ Page 3 to 22

جس کتاب پر انجمن کی مہر نہ ہوگی



علم سیکھو
مسلمان لڑکوں

اردو کی پہلی کتاب

اردو کی پہلی سے کتاب

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

سنہ ۱۳۳۳ ہجری المقدس

علی صاحبہا التحیۃ والسلام

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوائی

دفعہ ۲۰ تعداد جلد ایک لاکھ

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی شان دیکھو کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلےٰ درجے کی دینداری، لیاقت، فضیلت، حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدعی قوموں کے بھی اُستاد تھے۔ انہیں کی نسلیں آج مطلق جاہل۔ بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں ان کی جہالت کا یہ نتیجہ ہے کہ بت پرست تو ہیں جن کے پاس اپنے مذہب کی کوئی عقلی اور نقلی دلیل نہیں علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں اور ہمیں اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ وہ خاتم المرسلین صلعم کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھکر عام لوگوں کے سامنے سُناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان لچر اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں یہ باتیں تو رہیں درکنار مشن سکولوں میں ہمارے شفیع المذنبین اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں جن کا سُننا بھی جائز نہیں۔ مگر بل بے ہماری بے غیرتی کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بند و بست نہیں کرتے۔ ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے اور انہیں ناجائز آزادی سکھانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دیکر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈالکر کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دیکر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا مردوں سے ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر وائے رے! ہماری نادانی کہ ہم ان نقصوں کے ہٹانے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کہ جتنے ذلیل پیشے ہیں وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور اُچکے مفلس قلاش جتنے ہیں اکثر مسلمان۔ پھیری والے کنجن۔ بھانڈ۔ ڈوم کل مسلمان۔ اَن پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کون نہیں پڑھتے؟ اعلےٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے اپنی جائدادیں کون بیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان ؎

اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گزری۔ ان کا دل آزار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے غرض دینی و دنیوی دونو طرح کی حالت میں تو یہ خوار و ذلیل ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں اور بلکہ اس حالت سے نکلنے کی بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے سے جُدا ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام کو صدمہ پہنچا رہے ہیں اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں افسوس!! افسوس!!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے ۱۸۸۴ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور قائم ہوئی جس کے اغراض و مقاصد ہیں :-

(۱) معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینا اور اس مقدس مذہب کے اصول کی حمایت اور اشاعت کرنا (۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں (۳) مال زکوٰۃ یا دیگر مال سے جو اصحاب معاونین اس غرض کے واسطے عطا فرماویں۔ لاوارث۔ مفلس۔ یتیم مسلمان بچوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا اور مفلس مسلمان بچوں کی تعلیم میں حتے الوسع امداد دینا جو بسبب عدم توجہی مسلمانوں کے عموماً خراب اور آوارہ ہو جاتے بے بسی کی حالت میں نعمت اسلام سے بے نصیب رہ جاتے ہیں (۴) اہل اسلام کو اصلاح طرز ... انجمن کی ... تربیت اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا اور ان کی ترقی اور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کی صِفتوں کا بیان

اللہ ایک ہے۔ پاک اَور بے عیب ہے اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ وُہ سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ اُسی نے سب چیزوں کو پیدا کیا۔ وُہی سب کا رکھوالا ہے۔ وُہ ہمیشہ سے ہے۔ اَور ہمیشہ ہی رہیگا۔ اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ سب چیزیں اُس کی مُحتاج ہیں۔ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ اُس کے ارادے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اُس کے سب کام اچھّے ہیں۔ وُہ نیکی کو پسند کرتا ہے۔ بُرائی اُسے نہیں بھاتی ؀

۱؎ شرُوع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اَور رحم کرنے والا ہے ؀

زمین - آسمان - سُورج - چاند - ستارے اور اور سب چیزیں اُسی نے بنائی ہیں - وُہی مینہ برساتا ہے - ہوا چلاتا ہے - رات اور دن پیدا کرتا ہے - طرح طرح کی سبزیاں اُگاتا ہے چیزوں کو عجیب عجیب خُوبصُورت رنگ دیتا ہے - جاندار اور بے جان سب کو پالتا پوستا ہے ❊

جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے - سب کا حال اللہ تعالےٰ جانتا ہے - سب کی خبر رکھتا ہے - بڑے چھوٹے جتنے جانور ہیں - اُنہیں کھانے پینے کو دیتا ہے - اُن کے رہنے سہنے کے لیئے اسباب بنا دیئے ہیں ❊

آدمی کو وُہی دولت دیتا ہے - وُہی کنگال بناتا ہے - وُہی بیمار کرتا ہے - وُہی پھر اچھا کر دیتا ہے - وُہی اولاد دیتا ہے - وُہی زندہ

رکھتا ہے - وُہی مارتا ہے - اُس کے سوا - اور کِسی کو اِن باتوں میں کُچھ اِختیار نہیں +

اللہ تعالےٰ کا نہ کوئی ماں باپ ہے اور نہ وُہ کِسی کا باپ - وُہ ایسی باتوں سے پاک ہے +

خُدائے تعالےٰ ہر ایک آدمی کے دِل کی بات جانتا ہے - چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے - اِن کی ضرورتوں سے واقف ہے - آہستہ اور بلند سب آوازیں سُنتا ہے - سب چیزیں اُس کے قابُو میں ہیں - اُس پر کِسی کا قابُو نہیں - جو کُچھ ہوتا ہے - اُس کے اِرادے سے ہوتا ہے - اُس کے سامنے کوئی دم مار نہیں سکتا +

جِس کام کو خُدائے تعالےٰ پسند کرے - وُہ اچّھا ہے اور جسے پسند نہ کرے - وُہ بُرا + تابعدار بندے خُدا کے پیارے ہیں - وُہ مر کر بہشت

ہیں اپنی نیکیوں کا بدلہ پائینگے - نافرمانوں سے اللہ راضی نہیں - وُہ مرنے کے بعد دوزخ میں جائینگے - اَور اپنے بُرے کاموں کی سزا پائینگے *

خُدائے تعالےٰ نے آدمی کو سب چیزوں سے بُزُرگ بنایا ہے اَور اُسے بہُت سی نعمتیں بخشی ہیں - زبان مزہ چکھنے اَور بولنے کو دی - آنکھیں دیکھنے کے واسطے بنائیں - کان آواز سُننے کو - ہاتھ کام کرنے کو - ناک سُونگھنے کو - پاؤں چلنے کو - اَور دانت چبانے کو دِئے - طاقت اَور قُدرت اِتنی بخشی کہ بڑے بڑے طاقتوَر جانوَروں کو اپنا تابعدار بنائے - اُن سے اپنی خِدمت لے - گھوڑے اِس کی سواری کے واسطے ہیں - بھیڑیں - بکریاں - گائیں اَور بھینسیں دُودھ دینے کے لیئے - گدھے - اُونٹ اَور ہاتھی بوجھ ڈھونے کے واسطے - بَیل اَور بھینسے کوئیں

کے واسطے بَیل اور بھینسے کوئیں

اور ہل چلانے کے لئے۔ بہتیرے جانور ایسے بھی ہیں جن کا گوشت آدمی کھاتے ہیں۔ اُن کے چمڑے سے ہزاروں کام کی چیزیں بناتے ہیں ✣ بے جان چیزیں بھی کام کی بنائی ہیں۔ درختوں کا سایہ اُن کی لکڑی۔ اُن کا پھل۔ اُن کے پھول اور اُن کی جڑیں یہ سب آدمی کے واسطے عجیب نعمتیں ہیں۔ ہوا۔ پانی۔ آگ اور مٹّی کے سوا آدمی کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ بھی اُسی خداوند کی بخشش ہے۔ غرض جہان میں چھوٹی بڑی جتنی چیزیں ہیں۔ سب کو اُس نے کسی نہ کسی فائدے کے لئے بنایا ہے ✣

خُداوند تعالےٰ نے سب چیزوں کو بنایا اور وُہی سب کا مالک ہے۔ وُہ اُن کو جس طرح چاہے رکھّے۔ اُس سے کسی کو کچھ شکایت نہیں ✣

پیغمبروں کا بیان

پیغمبر خُدائے تعالےٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں۔ وُہ اچھّے کام کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو نیک کام بتاتے ہیں۔ بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور خُدا کا کلام سُناتے ہیں۔ جو لوگ اُن کا کہا مانتے ہیں۔ اُن پر خُدائے تعالےٰ کی مہربانی ہوتی ہے اور وُہ اچھّا اِنعام پاتے ہیں۔ جو لوگ اُن کا حُکم نہیں مانتے۔ اُن پر خُدائے تعالےٰ خفا ہوتا ہے۔ اور اُنہیں عذاب میں ڈالتا ہے ؂

خُدائے تعالےٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اُس نے اُنہیں سیدھی راہ پر لانے کے لیے ہزاروں پیغمبر دُنیا میں پیدا

رکھئے۔ وُہ سب سچّے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے
پیارے اور اُس کے تابِعدار ہیں۔ ساری
خلقت سے بُزُرگ ہیں۔ اُن میں سب
سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہِ الصّلوٰۃُ[1]
وَالسَّلام تھے۔ اور سب سے پیچھے
رسُولِ مقبُول محمّد مُصطفےٰ صلّی اللہُ علیہِ[2]
وَسلّم ہُوئے ؀

بڑے بڑے مشہُور پیغمبروں کے نام
یہ ہیں۔ حضرت نُوح علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام۔
حضرت اِبراہیم علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام۔
حضرت مُوسےٰ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام۔
حضرت عِیسےٰ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام۔
حضرت مُحمّد علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام ؀
حضرت مُحمّد مُصطفےٰ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام

[1] اُن پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو ؀
[2] دُرود ہو اللہ کا اُن پر اور سلام ؀

سب پیغمبروں کے سردار ہیں - اُن کے پیچھے کوئی پیغمبر نہیں ہُوا - اور نہ ہوگا - سب کو اُن پر ایمان لانا اور اُن کے حکموں پر چلنا چاہیئے ☆

پیغمبروں کی بڑی بڑی ہدایتیں یہ ہیں - خُدا کو ایک جانو - سب عیبوں سے اُسے پاک مانو - کِسی کو اُس کا شریک نہ بناؤ - اُس کے سِوا کِسی کی بندگی نہ کرو - اُسی کو اپنی حاجتوں کا پُورا کرنے والا سمجھو - اپنی مُرادیں اُسی سے مانگو - اُس کی یاد کبھی نہ بھولو - اُس کے حکموں پر چلو ☆

اچھے آدمیوں نے تو پیغمبروں کا کہا مانا - اُن کو اپنا ہادی جانا - ہمیشہ اُن کے تابعدار بنے رہے اور خُدائے تعالےٰ کی خُوشی حاصل کی - پر **بُرے آدمیوں** نے اُن

سے مُنہ موڑا۔ اُن کی باتوں کو نہ سُنا۔ اُن کے حُکموں پر نہ چلے۔ اُنہیں تکلیفیں دیں۔ دُکھ پُہنچائے۔ اُن پر ایمان نہ لائے۔ اور اللہ کے عذاب میں پھنسے ؂

پیغمبروں اور اُن کے تابعداروں کو منکروں نے ستایا۔ دُکھ دِیا۔ پر وُہ ہمیشہ اُنہیں نصیحت کرتے اور اللہ کی راہ بتاتے رہے۔ اب بھی نیک آدمی دُکھ اور مُصیبت جھیلتے ہیں۔ تکلیفیں اُٹھاتے ہیں۔ پر اللہ اور اُس کے رسُول علیہِ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کی تابعداری سے نہیں ہٹتے ؂

جب آدمیوں نے پیغمبروں کے وسیلے سے اپنے مالک کو جانا۔ اُس کے حُکموں کو سُنا۔ اچھّے اور بُرے کاموں کو سمجھا۔ تو اُن پر واجب ہے کہ سب پیغمبروں کی عزّت کریں۔ اُن کو اپنی

جان اور مال سے زیادہ پیارا جانیں۔ اُن کا
نام اپنے مُنہ سے نکالیں یا کسی دُوسرے کی
زبان سے سُنیں۔ تو یہ کہیں عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام۔

پیغمبروں کو خداے تعالےٰ نے کتابیں دی
ہیں۔ اُن میں اللہ تعالےٰ کے حُکم ہیں۔
توریت حضرت مُوسےٰ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کو۔
زبُور حضرت داؤُد عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کو۔
انجیل حضرت عیسےٰ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کو
ملی۔ اور قُرآن شریف ہمارے رسُول مقبُول
عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام پر اُترا۔ اب سب لوگوں
کو قُرآن شریف کے حُکموں پر چلنا ضرُور
ہے۔ جو لوگ اُس کے حُکموں پر نہیں
چلتے۔ اُسے نہیں مانتے۔ وہ اللہ تعالےٰ
کے نافرمان ہیں۔ اور اِسی واسطے خُدا
اُن سے راضی نہیں ۔

خُدا کی قُدرت

خُدائے تعالےٰ نے اپنی مہربانی سے ہمارے لئے کیا کیا چیزیں بنائی ہیں۔ اور کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ زمین کو دیکھو۔ کتنی بڑی ہے۔ کروڑوں آدمی۔ بے شمار جانور۔ اَن گنت بے جان چیزیں اُس پر موجود ہیں۔ وُہ ایسی کُھلی جگہ ہے کہ ہر چیز کے واسطے کُھلا مکان موجود ہے۔ ہم اُسی زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ مکان بنا کر رہتے سہتے ہیں۔ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ قسم قسم کے اناج۔ ترکاریاں۔ پھل۔ پھول اُس سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں سے کچھ تو ہم کھاتے ہیں اور کچھ گائے۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکریوں۔ گھوڑوں اور اونٹوں کو کھلاتے ہیں۔ غرض جو چیزیں

زمین سے پیدا ہوتی ہیں - اُنہیں کھا کر جیتے ہیں - اور اُنہیں سے اپنی ساری عمر کی حاجتیں پوری کرتے ہیں - مرجاتے ہیں - تو بھی زمین ہمارے کام آتی ہے - کیونکہ اُسی میں دفن ہوتے ہیں ٭

پانی - اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی ایک بڑی نعمت ہے - دیکھو پیاس لگتی ہے - تو اُسے پیتے ہیں - اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں - مٹّی میں ملاکر برتن اور اینٹیں بناتے ہیں - مکانوں کو لیپتے ہیں - میلے کپڑے اُس سے دھوتے ہیں - نہانا ہو - تو اُسی سے نہاتے ہیں - نماز پڑھنے کو وضو بھی اُسی سے کرتے ہیں - پانی ہی کی بدولت کھیت بھی ہرے بھرے رہتے ہیں - اگر اُنہیں پانی نہ ملے - تو سُوکھ جائیں - اور اناج پیدا نہ ہو - کھانے کو روٹی پکانی ہو -

تو آٹا پانی ہی سے گوندھتے ہیں - سالن بھی اِس کے سِوا پک نہیں سکتا - غرض ہمارے بہت سے کاموں میں اِس کی ضرورت ہے ٭

اللہ تعالےٰ نے ہوا بھی ایک اچھی چیز بنائی ہے - ہمیں ہر وقت اُس کی حاجت ہے - پانی نہ ملے - تو بھی کچھ دیر گزارہ ہو سکتا ہے - اِس کے بغیر ایک دم بھی جی نہیں سکتے ٭ دیکھو - جب سانس لیتے ہیں - تو اندر کی گندی ہوا باہر نکالتے ہیں - باہر کی تازہ ہوا کھاتے ہیں - اگر سانس بند ہو جائے اور اندر کی ہوا باہر اور باہر کی تازہ ہوا اندر نہ جائے - تو اُسی وقت دم گھٹ کر جان نکل جائے ٭

ہمارے واسطے اللہ تعالےٰ نے آگ بھی

ایک بڑی نعمت پیدا کی ہے۔ اُس سے
ہمارے سینکڑوں کام نکلتے ہیں۔ دیکھو۔ سُنار
اُسی سے سونا چاندی گلا کر زیور بناتے ہیں۔
لُہار اُسی سے لوہا تپا کر چھریاں۔ چاقو۔
توے۔ کڑاہیاں۔ کُنڈے اور قُفل بناتے ہیں
جاڑا آتا ہے۔ تو آگ جلا کر سینکتے ہیں اور
سردی سے بچتے ہیں۔ اِن دِنوں میں پانی
ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اُسے گرم کرکے کام میں
لاتے ہیں۔ آگ ہی سے روٹی۔ سالن پکاتے
ہیں ❖ سینکڑوں مٹھائیاں اور ہزاروں کھانے
کی چیزیں بناتے ہیں ❖

درخت جو زمین پر اُگے ہوئے نظر آتے
ہیں۔ یہ بھی ہمارے واسطے خدائے تعالےٰ کی
دی ہوئی بڑی نعمت ہے۔ وہ ہماری بہتیری
ضرورتوں میں کام آتے ہیں۔ دیکھو۔ بڑے

بڑے درختوں کے سائے میں بیٹھتے ہیں۔ دھوپ سے بچتے ہیں۔ اور آرام پاتے ہیں۔ اُن کی لکڑیاں ہمارے مکانوں میں لگتی ہیں۔ چوکیاں۔ کُرسیاں۔ پلنگ۔ پیڑھے۔ صندوق۔ میزیں۔ ڈبے۔ ڈبیاں اور اور ہزاروں برتنے کی چیزیں اُن سے بنتی ہیں۔ کھانا پکانے یا کسی اور ضرورت کے واسطے آگ جلاتے ہیں۔ تو درختوں ہی کی لکڑیاں جلتی ہیں۔ بعض درختوں کی لکڑیاں خوشبودار ہوتی ہیں۔ اِن سے ہمارا دِل خوش ہوتا ہے۔ بعض لکڑیاں ایسی بھی ہیں جو دوائیوں میں کام آتی ہیں ٭

آم۔ جامن۔ سیب۔ آڑو۔ کیلا۔ ناشپاتی۔ پستہ۔ بادام۔ اخروٹ۔ انگور اور اور چلغوزے لذیذ میوے ہیں۔ وہ سب درختوں ہی کے پھل ہیں۔ گیہوں۔ چاول۔ جو۔ چنا۔ مکّی اور باجرا

جو ہمارے کھانے کی چیزیں ہیں - یہ بھی چھوٹے چھوٹے درختوں ہی سے پیدا ہوتی ہیں - بعض درختوں کے پھل دوائیوں میں ڈالے جاتے ہیں - بیماروں کو کھلاتے ہیں - بہتوں کو خُدا اُن سے اچھّا کر دیتا ہے +

درختوں کے پھُول بھی کار آمد ہوتے ہیں کسی سے رنگ بناتے ہیں - کوئی دوائیوں میں پڑتے ہیں - گلاب چنبیلی - موگرا اور رائے بیل کے پھُول خُوشبُو دار ہوتے ہیں - اُن کی خُوشبُو سے جی خُوش ہوتا ہے +

یہ نیلا آسمان جو ہماری آنکھ کے سامنے ہے - اِس میں بھی خُدائے تعالےٰ نے ہزاروں عجائب چیزیں بنائی ہیں - ایک سُورج ہی کو دیکھو - کیسا روشن ہے - ہماری زمین سے بہُت دُور ہے - پھر بھی

اِس چمک دمک سے نظر آتا ہے۔ کہ اُس
کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ نہیں سکتے *
سُورج نکلنے سے کچھ پہلے اُجالا ہو جاتا
ہے۔ اِس وقت کا نام صُبح ہے۔ خُدا کے
نیک بندے صُبح کے وقت وضُو کر کے نماز
ادا کرتے ہیں۔ پھر قُرآن مجید پڑھتے ہیں۔
اِتنے میں سُورج نکل آتا ہے اور اُس کی
روشنی زمین پر پھیل جاتی ہے۔ بچّے قُرآن
اور کتابیں لیکر مسجدوں اور مدرسوں میں
پڑھنے جاتے ہیں۔ درزی دُکان پر جاکر
کپڑے سیتا ہے اُستاد مدرسے میں جاکر
لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ دھوبی گھاٹ پر
کپڑے دھوتا ہے۔ مزدُور مزدُوری کرتا ہے۔
غرض دُنیا کے بہت سے کام کاج اِسی
سُورج کی روشنی میں ہوتے ہیں *

درخت جو زمین پر اُگتے ہیں۔ پانی اور ہوا سے تر و تازہ رہتے ہیں۔ سُورج کی گرمی سے بڑھتے ہیں۔ میوے جو ہم کھاتے ہیں وُہ اُسی کی گرمی سے پکتے ہیں ٭

جب سُورج چھپتا ہے۔ اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اُس وقت کا نام شام ہے۔ شام سے رات شُروع ہوتی ہے۔ دِن کے تھکے ماندے ہوتے ہیں۔ روٹی کھا پی کر نماز پڑھتے ہیں پھر آرام لینے کو سو رہتے ہیں۔ پر خدائے تعالٰے کے بعضے نیک بندے ایسے بھی ہیں۔ جو رات کو تھوڑی دیر سو کر پھر اُٹھتے ہیں۔ وضُو کرتے ہیں۔ پچھلی رات کی نماز پڑھتے ہیں۔ خُدائے تعالٰے سے اپنے گُناہوں کی بخشش مانگتے اور اُس کی رِضا حاصِل کرتے ہیں ٭

اللہ تعالیٰ نے جس طرح دن کی روشنی کے واسطے سُورج بنایا ہے۔ اسی طرح رات کی روشنی کے لئے چاند پیدا کیا ہے۔ پہلی رات کا چاند بہت باریک ناخن کی شکل کا نظر آتا ہے۔ اس رات سے نیا مہینہ یا چاند شُروع ہوتا ہے۔ یعنی اس رات سے نئے مہینے کی پہلی تاریخ شُروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دُوسری رات سے دُوسری تاریخ۔ اور تیسری رات سے تیسری تاریخ۔ یہاں تک کہ اُنتیسویں رات سے اُنتیسویں اور تیسویں رات سے تیسویں تاریخ ۞

چاند کی پہلی تاریخ سے اُنتیسویں یا تیسویں تاریخ تک ایک چاند یا ایک مہینہ کہلاتا ہے۔ اور بارہ چاندوں یا بارہ مہینوں کا ایک برس ہوتا ہے ۞

اَے نیک بچّو! تُم نے دیکھا۔
اللہ تعالےٰ ہم پر کیسا مہربان ہے۔
وُہ ہم کو کیسا پیار کرتا ہے۔ اُس نے
ہمارے آرام کے واسطے کیسی اچھّی اچھّی
چیزیں بنائی ہیں۔ ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ
اُس کے ساتھ محبّت رکھّیں۔ اُس سے
پیار کریں۔ ہر وقت اُسے یاد رکھّیں۔ اُس
کا پاک کلام جو قُرآن شریف ہے۔
پڑھا کریں۔ جو کام وُہ کہتا ہے۔ خُوشی
سے کریں۔ جن باتوں سے وُہ منع کرتا ہے
اُن کے پاس بھی نہ جائیں۔ اور اُس کے
کہنے کے خلاف نہ کریں۔



ضروری باتیں

۱- جب کوئی کام کرنے لگو۔ تو پہلے بِسْمِ اللہ پڑھو ۔

۲- ہر آدمی کا پہلا کام یہ ہے کہ وقت پر نماز پڑھے۔ رمضان آئے۔ تو روزے رکھے مالدار ہو۔ تو زکوٰۃ دے۔ حج کو جائے ۔

۳- پانچوں وقت نماز پڑھا کرو۔ کوئی نماز فوت نہ ہونے دو ۔

۴- نماز کے وقت اگر دُنیا کا کوئی کام آپڑے تو اُسے چھوڑ دو۔ پہلے نماز پڑھو ۔

۵- نماز پڑھو۔ تو جلدی نہ کرو۔ آہستہ آہستہ ایک ایک لفظ کو سمجھ کر پڑھو ۔

۶- اپنا بدن اور کپڑے پاک رکھو۔ اور نماز پڑھنے سے پہلے وضو کر لو ۔

۷- روزے میں دن کو کھانا پینا منع ہے ٭

۸- جو بچے روزہ رکھتے ہیں- اُن کو بڑا ثواب ہوتا ہے ٭

۹- روزہ رکھو- تو اللہ کو یاد کرو- کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالو- کسی کی بُرائی نہ سنو ٭

۱۰- جسے اللہ تعالےٰ نے دیا ہے- وُہ بھُوکوں کو کھانا کھلائے- ننگوں کو کپڑا پہنائے- پیاسوں کو پانی پلائے- غریبوں اور مُحتاجوں کی مدد کرے ٭

۱۱- جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں- خیرات کرتے ہیں- اور روپیہ لگا کر حج کو جاتے ہیں- وُہ اللہ کے نام پر خرچ کرتے ہیں- اللہ اُن کو بڑا ثواب دیگا ٭

۱۲- جو اللہ کے نام پر نہیں دیتا- وُہ بخیل ہے قیامت کے دن بخیل کو بڑا عذاب ہوگا ٭

۱۳- آدمی جو کام کرے- اللہ کے واسطے کرے-

لوگوں کے دِکھانے کو کریگا۔ تو اُسے کچھ ثواب
نہ مِلیگا۔ بلکہ اُلٹا عذاب ہوگا ÷

۱۴- قُرآنِ شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔
تم ہمیشہ اُسے پڑھا کرو ÷

۱۵- قُرآنِ شریف کو پلید ہاتھ مت لگاؤ۔ جب اُسے
پڑھنے لگو۔ پہلے اعُوذُ[له] پھر بِسمِ اللہ پڑھو ÷

۱۶- قُرآنِ شریف کی طرف پیٹھ نہ کرو۔ اُسے پاؤں
مت لگاؤ۔ زمین پر بے ادبی سے نہ پٹکو۔ ناپاک
جگہ پر مت رکھو۔ اُس سے اُونچی جگہ پر نہ بیٹھو ÷

۱۷- کِسی کو قُرآنِ شریف کی بے ادبی نہ کرنے دو ÷

۱۸- پیغمبروں اور دِین کے بُزرگوں کی عِزّت کرو۔
سب کو اچّھا جانو۔ کِسی کی بے ادبی نہ کرو ÷

۱۹- نیک بندے اللہ تعالےٰ کے حُکموں پر چلتے
اور رات دِن اُس کی بندگی کرتے ہیں۔

له اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ؕ میں اللہ کے ساتھ
رحمت سے دور دھتکارے ہوئے شیطان سے پناہ مانگتا ہوں ÷

تمُ بھی نیک بنو ✣

۲۰- ماں باپ کا کہا مانو- اُن کی عزّت کرو-
اَور اُنھیں خفا نہ ہونے دو ✣

۲۱- اپنے سارے بزُرگوں کی تعظیم کرو- اُن
کے سامنے بے ادبی سے نہ بولو ✣

۲۲- جو لڑکا سیانا- نیک بخت اور سچّا ہو-
اُسے اپنا دوست بناؤ ✣

۲۳- جب تمُھیں اپنا دوست ملے- اُسے سلام کرو
اگر وہ تمُھارے گھر آئے- تو اُسے اچھّی جگہ
پر بٹھاؤ- اور جہاں تک ہو سکے- اُس
کی خاطر تواضع کرو ✣

۲۴- بڑوں کو بزُرگ جانو اور اُن کی عزّت
کرو- چھوٹوں کے ساتھ پیار اِخلاص سے
رہو ✣

۲۵- جب بہُت سے لوگ اِکٹھّے بیٹھے ہوں- تو

تُم بھی ایک طرف ادب سے بیٹھ جاؤ۔
اُن کی باتیں سُنو اور غُل نہ مچاؤ ٭

۲۶۔ کِسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ لڑنا
جھگڑنا شریفوں کا کام نہیں ٭

۲۷۔ جب بولو۔ سچ بولو۔ کیونکہ سچّا اللہ اور
خلقت کا پیارا ہے ٭

۲۸۔ جھُوٹ بولنا بڑا گُناہ ہے۔ اِس لئے
تُم کبھی جھُوٹ نہ بولو ٭

۲۹۔ کوئی ایسی بات نہ کہو۔ جو دوسرے کو
بُری معلُوم ہو ٭

۳۰۔ کِسی کو اُس کے پیچھے بُرا نہ کہو۔ کیونکہ
یہ غیبت ہے اور غیبت کرنی بہُت بڑا
گُناہ ہے ٭

۳۱۔ اگر کوئی آدمی کچھ کھا رہا ہو۔ تو تُم اُس
کی طرف نہ دیکھو۔ اور کِسی سے کچھ

نہ مانگو ؛

۳۲ کِسی کو گالی نہ دو ؛

۳۳- گھر کی بات باہر نہ کہو ؛

۳۴- جب مدرسے جاؤ- راہ میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو- اپنے پاؤں کی طرف دِھیان رکھّو ؛

۳۵- اپنا بدن گھُٹنوں سے ناف تک ہرگز ننگا نہ ہونے دو ؛

۳۶- شرع کے خِلاف کبھی کوئی کام نہ کرو ؛

۳۷- کِسی بات پر ضِد نہ کرو ؛

۳۸- جب تمھیں کوئی نصیحت کرے- تو اُسے مان لو ؛

۳۹- ہمسایوں کے ساتھ سلوک رکھّو- اُنھیں رنج نہ پہنچاؤ ؛

۴۰- کِسی کی چغلی نہ کھاؤ- یہ بُری عادت ہے ؛

نیک بخت لڑکا

دیکھو۔ یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہے۔ ماں باپ کا کہا مانتا ہے۔ بھائی بہنوں سے نہیں لڑتا بھڑتا۔ قرآن شریف اور دین کی کتابیں پڑھتا ہے۔ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے۔ آپ مسئلے جانتا ہے۔ اوروں کو سُناتا ہے۔ اُس کا کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں۔ تھوڑی سی عُمر ہے۔ مگر بڑی عقلمندی کی باتیں کرتا ہے۔ بے فائدہ گلی کُوچوں میں نہیں پھرتا۔ مدرسے میں پڑھنے یا کہیں کوئی کام کرنے جاتا ہے۔ تو راہ میں کھیلتا کُودتا نہیں۔ جو بات پُوچھو۔ سچ سچ کہہ دیتا ہے۔ بڑوں کی عزّت کرتا ہے۔ اُن کے سامنے ادب سے بیٹھتا ہے۔ جو بات

کریں۔ غور سے سُنتا ہے۔ جو کام کہیں۔
جھٹ پٹ کر دیتا ہے ✤

مدرسے جاتا ہے۔ تو پہلے مولوی صاحب
کو سلام کرتا ہے۔ پھر اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا
ہے۔ پچھلا پڑھا ہُوا دُہراتا ہے۔ سبق یاد کرکے
مُطالعہ کرتا ہے۔ جب مولوی صاحب اُسے سبق
پڑھاتے ہیں۔ وہ فر فر پڑھتا جاتا ہے۔ کہیں
نہیں اٹکتا۔ مولوی صاحب بھی اُس سے محبّت
کرتے ہیں۔ خوشی سے پڑھاتے ہیں ✤ یہ کسی
لڑکے سے کبھی نہیں لڑتا۔ کبھی نکمّا نہیں بیٹھتا۔
مدرسے گیا۔ تو پڑھتا رہا۔ گھر آیا۔ تو گھر کا
کام کاج کیا۔ پڑھے ہُوئے سبق دُہرائے۔ جب
اِن باتوں سے فراغت پائی۔ ورزش کی۔ اِن
ہی باتوں سے باپ بھائی بہنوں کا پیارا
ہے۔ جو کہتا ہے۔ سب مانتے ہیں ✤

سوال و جواب

سوال ۱- دُنیا کو کِس نے پیدا کیا؟ جواب- اللہ تعالےٰ نے ٭

سوال ۲- اُس کی صِفتیں کیا ہیں؟ جواب- ایک ہے- سب عیبوں سے پاک ہے- غیب کی باتیں جانتا ہے- بے مِثل ہے- اُس کا کوئی شریک نہیں- قادِر ہے- سب کا پالنے والا ہے- دُنیا کی سب چیزوں کو اُس نے پیدا کیا ہماری ہدایت کے واسطے پیغمبر بھیجے- نیکوں کے لِئے بہشت بنائی اور بُروں کے واسطے دوزخ ٭

سوال ۳- تُمہارا دِین کیا ہے؟ جواب- اِسلام- جو سب دِینوں سے اچھا اور سچّا ہے ٭

سوال ۴- اِسلام کی بُنیاد کیا ہے؟ جواب- پانچ ہیں (۱) یہ ماننا کہ خُدا کے سِوا اور کوئی بندگی کے لائق

نہیں اور حضرت محمدؐ مصطفےٰ علیہِ الصلوٰۃُ والسّلام
خُدا کے رسُول اور اُس کے بندے ہیں۔ (۲) نماز
پڑھنی۔ (۳) روزہ رکھنا۔ (۴) مالدار کے واسطے زکوٰۃ
دینی۔ (۵) مقدُور والے کو حج کے لیے جانا ؛

سوال ۵۔ آدمی کیوں پیدا ہُوئے ہیں؟ جواب
خُدائے تعالےٰ کی بندگی کرنے اور نیکی کمانے کو ؛

سوال ۶۔ ایمان کی صفتیں بتاؤ۔ جواب۔ اللہ
اور اُس کے فرشتوں کو ماننا۔ خُدائے تعالےٰ کے
پیغمبروں اور کتابوں پر ایمان لانا۔ قیامت کے
دِن کا یقین رکھنا۔ نیکی بدی کا پیدا کرنے والا
اللہ کو جاننا۔ مرنے کے بعد حساب کتاب کے
واسطے پھر زندہ ہونے کا یقین کرنا ؛

سوال ۷۔ پیغمبر کون ہوتے ہیں؟ جواب۔ اللہ
تعالےٰ کے تابعدار بندے ہیں۔ اُن کے پاس
خُدائے تعالےٰ کے فرشتے اُس کا حُکم پہنچاتے ہیں

اور وُہ اَوروں کو یہ حُکم سُناتے ہیں ✢

سُوال ۸۔ تُم کِس پیغمبر کی اُمّت ہو؟ جواب۔ حضرت مُحمّد رسُولِ خُدا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی ✢

سوال ۹۔ وُہ کیسے پیغمبر تھے؟ جواب۔ وُہ سب پیغمبروں سے بُزرگ تھے۔ اُن کے بعد کوئی اور پیغمبر نہ ہُوا اور نہ ہوگا۔ سب پیغمبروں نے اُن کے آنے کی خبر دی ہے ✢

سوال ۱۰۔ قِیامت کِسے کہتے ہیں؟ جواب۔ ایک دِن ایسا آئیگا کہ خُدائے تعالےٰ ساری خلقت کو فنا کر دیگا۔ اُس کے بعد پھر سب کو دوبارہ پیدا کریگا۔ اِسی دِن کا نام قِیامت ہے ✢ قیامت کے دِن اللہ تعالےٰ ساری خلقت سے اُن کے اچھّے بُرے کاموں کا حساب لیگا۔ اُس دِن جِن لوگوں کے کام اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مُوافق نکلینگے اُنہیں بہشت میں بھیجا جائیگا۔ اور جِن کے

کام خدائے تعالےٰ کی مرضی کے موافق نہ ہونگے
اُنہیں دوزخ میں جانے کا حکم ہو جائیگا ✣
سوال ۱۱- بہشت کیا ہے؟ جواب- وُہ بہت خوبصورت
باغ ہیں- جن میں نہریں چلتی ہیں- وہاں سب
طرح کا آرام ہوگا- کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ ہوگی-
ضرورت کی سب چیزیں وہاں موجود ہونگی- کوئی
کسی کا محتاج نہ ہوگا ✣ بہشت کی ایک بڑی نعمت
یہ ہے کہ وہاں خدا کا دیدار ہوگا ✣
سوال ۱۲- دوزخ کیا ہے؟ جواب- وُہ ایک
بہت بُری جگہ ہے جو لوگ اُس میں داخل
ہونگے- اُنہیں بڑی بڑی تکلیفیں ہونگی اُن
کے بدن آگ میں جلائے جائینگے- سانپ اور
بچھو اُنہیں کاٹینگے- پیپ اور گندھک کا گرم
پانی اُن کو پینا ہوگا ✣



بہتری کے وسائل کو پیدا کرنا اور تقویت دینا (۵) اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی کے فوائد سے آگاہ کرنا (۶) ان اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے تقرر۔ ماہوار رسالے کے اجرا۔ مدارس۔ کالج اور یتیم خانے کے قیام اور دیگر مناسب وسائل کو عمل میں لانا +

ان اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے کئی واعظ مقرر ہیں جو بیرونجات میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت اور برادران اسلام سے انجمن کے لئے امداد طلب کرتے ہیں ان کے پاس قلمی سند مثبتہ دستخط میر مجلس و سکرٹری انجمن موجود ہے + ۱۱ زنانہ مدرسے ہیں جن میں کلام اللہ اور دینی و دنیوی کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے + ماہ محرم سنہ ۱۳۰۲ھ سے لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ایک سکول لاہور میں جاری ہوا جو یکم جنوری سنہ ۱۸۸۸ء سے مڈل کے درجے تک۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء سے انٹرنس کے درجے تک پہنچا۔ یکم مئی سنہ ۱۸۹۲ء سے ایف اے تک کالج بنا۔ یکم جون سنہ ۱۹۰۰ء سے بی اے اور یکم جون سنہ ۱۹۰۰ء سے ایم اے بھی کھل گیا ہے۔ اس سکول و کالج میں تین ہزار سے زیادہ طلبا دینی و دنیوی تعلیم پاتے ہیں اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں شریک ہو کر علی العموم اچھے نمبروں پر پاس ہوتے ہیں۔ شروع سنہ ۱۸۹۰ء سے سکول و کالج کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے جس میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے :: ہفتہ وار جلسۂ وعظ اسلامیہ کالج و سکول میں ہوتا ہے جس میں مدرسین۔ پروفیسر۔ واعظ اور طلبا اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں + انجمن کے سابق میر مجلس خلیفہ حمید الدین صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک عربی دینی مدرسہ موسوم بمدرسۂ حمیدیہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء سے کھولا گیا ہے جس میں اعلےٰ دینی تعلیم دی جاتی ہے + ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے جس میں انجمن کی کارروائی تہذیب کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے جواب اور ان کے مذہب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں + بچوں کی تعلیم کے واسطے بہت سی کتب چھپ گئی ہیں جن میں سے اکثر اسلامیہ سکول و کالج کی تعلیم میں داخل ہونے کے سوا سارے ہندوستان کے اسلامی اور بعض سرکاری صوبجات میں اور ریاستوں کے مدارس میں مروج ہیں۔ اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپتی جائینگی + مسلمانوں کے لاوارث۔ یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ آجاتے تھے یتیم خانہ کھل گیا ہے۔ اس میں دو سو سے زائد لڑکے اور لڑکیاں داخل ہیں جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام ہے + علاوہ ازیں بعض مفلس اور یتیم بچوں کو سکول و کالج اور مدرسۂ حمیدیہ میں وظیفہ دیا جاتا ہے بعض کو فیس۔ چنانچہ ان سب مندرجہ بالا کاموں پر دس ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ ہوتا ہے جو بفضل خدا ہمدردانِ قوم کے غیر متفق (ماہواری) اور یکمشت چندوں سے بصد مشکل پورا ہوتا ہے +

مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مال سے۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں اور جس طرح ہو سکے ان کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں تاکہ دین و دنیا میں ان کو سرخروئی حاصل ہو +

اشتہار

انجمن کے متعلق کُل معاملات میں خط و کتابت سکرٹریان انجمن کے نام کرنی چاہیئے
مگر روپیہ ہمیشہ صاحب فنانشل سکرٹری انجمن کے نام آنا چاہئے۔

المشتہران شمس الدین عبد العزیز سکرٹریان انجمن